بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

سُنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

ہے اور جس نے اس کو فراخی سمجھ لیا وہ دونوں جہان میں خوش رہتا ہے۔

رموز واشارات۔ جب لوگوں نے آپ سے سوال کیا کہ خدا پر کامل اعتماد کرنے والا کون ہوتا ہے؟ فرمایا جو دنیاوی شے کے فوت ہو جانے کو غنیمت تصور کرے اور جو خدا کے وعدوں کو انسانوں کے وعدوں سے زیادہ اطمینان بخش سمجھے۔ پھر فرمایا کہ تین چیزیں تقویٰ کی پہچان ہیں۔ فرستادن۔ منع کردن۔ سخن گفتن،فرستادن کا مفہوم یہ ہے کہ تم خدا کے فرستادہ ہو لہٰذا اسی قسم کے امور انجام دو۔ اور منع کردن کا مفہوم یہ ہے کہ کسی سے کچھ طلب نہ کرو۔ اور سخن گفتن سے مراد یہ ہے کہ ایسی بات کہو جو دین و دنیا میں سود مند ہو اور دوسرا مفہوم اس جملہ کا یہ ہے کہ تم نے جس قدر نیک کام انجام دیئے وہ دین کی بھلائی کے لئے ہیں اور جن کاموں سے کنارہ کشی اختیار کی وہ دنیاوی بھلائی کے لئے ہیں کیوں کہ ایک انسان اپنی زبان سے دین و دنیا دونوں کی باتیں کر سکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ میں نے متعدد علماء سے سوال کیا کہ دانشور دولتمند۔ بخیل دانا درویش کا کیا مفہوم ہے؟ اور سب نے یہی جواب دیا کہ دانشور وہ ہے جو محبِّ دنیا سے احتراز کرے۔ دولتمند وہ ہے جو قضاد قدر پر مطمئن رہے دانا وہ ہے جو فریب دنیا میں مبتلا نہ ہو سکے درویش وہ ہے جو زیادہ طلب نہ کرے۔ اور بخیل وہ ہے جو دولت کو مخلوق سے زیادہ عزیز تصور کرتے ہوئے کسی کو ایک دانہ نہ دے۔

حضرت حاتم اصم نے آپ سے نفع بخش نصیحت کرنے کی درخواست کی تو فرمایا کہ عام وصیت تو یہ ہے کہ اپنے قول کا معقول جواب سوچے بغیر کوئی بات منہ سے نہ نکالی جائے اور خاص وصیت یہ ہے کہ جب تک تمہارے اندر بات نہ کہنے کی طاقت موجود ہے خاموشی اختیار کرو۔

باب - ۱۸

حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ کے حالات و مناقب

تعارف۔ آپ کا اسم گرامی نعمان، والد کا نام ثابت، اور آپ کی کنیت ابو حنیفہ ہے اور آپ علم شریعت کے مہرو ماہ بن کر آسمان طریقت پر روشن ہوئے اور آپ نہ صرف رموز حقیقت سے آگاہ تھے بلکہ دقیق سے دقیق مسائل و علوم کے معانی و مطالب واضح کر دینے میں مکمل درک رکھتے تھے اور آپ کی عظمت و جلالت کی یہ دلیل ہے کہ غیر مسلم بھی آپ کی تعریف و احترام کرتے تھے اور آپ کی عبادت و ریاضت کا صحیح علم تو خدا ہی کو ہے۔ آپ کو بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ سے شرف نیاز حاصل رہا اور حضرت فضیل۔ حضرت ابراہیم بن ادہم۔ حضرت بشر حافی وغیرہ ہستیاں آپ کے تلامذہ میں شامل رہیں۔

اجتماع علماء میں شریک نہیں تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنی مہر ثبت کر کے دستخط فرما دیئے۔ لیکن جب یہ عہد نامہ حضرت امام ابوحنیفہ کی خدمت میں پہنچا تو فرمایا کہ امیر المومنین بذات خود یہاں موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا یا تو وہ اپنی زبان سے حکم دیں یا میں خود وہاں چلوں جب ہی دستخط کر سکتا ہوں۔ جب خلیفہ کے پاس یہ پیغام پہنچا تو اس نے امام شعبی سے دریافت کروایا کہ کیا گواہی کے لئے دیدار بھی شرط ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یقیناً دیدار شرط ہے۔ خلیفہ نے پوچھا کہ پھر آپ نے بغیر دیکھے ہوئے دستخط کیسے کر دیئے؟ انہوں نے کہا کہ چونکہ مجھے یقین کامل تھا کہ آپ ہی کا حکم ہے اس لئے دستخط کر دیئے۔ خلیفہ نے کہا کہ قضا کے عہدے پر فائز ہو کر آپ نے خلاف شرع کام کیا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس عہدے پر کسی اور کا تقرر کر دوں۔ چنانچہ خلیفہ کے مشیروں نے امام ابوحنیفہ، حضرت سفیان، حضرت شریح، اور حضرت مشعر کے نام قاضی کے عہدے کے لئے پیش کئے۔ اور جب طلبی پر چاروں حضرات دربار کی طرف چلے تو حضرت امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ میں کسی بہانے سے یہ عہدہ قبول نہیں کروں گا اور سفیان تم فرار ہو جاؤ اور مشعر تم پاگل بن جاؤ۔ اس طرح شریح کو اس کے عہدے کے لئے منتخب کر لیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ تو راستہ ہی میں سے فرار ہو گئے اور جب یہ تینوں داخل دربار ہوئے تو خلیفہ نے امام ابوحنیفہ کو عہدہ قبول کرنے کا حکم دیا۔ لیکن آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں عربی النسل نہیں ہوں اس لئے سرداران عرب میرے فتاویٰ کو غیر مستند تصور کریں گے۔ لیکن اس وقت جعفر بھی دربار میں موجود تھے انہوں نے کہا کہ قاضی کے لئے نسب کی ضرورت نہیں بلکہ علم کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ صحیح ہے لیکن میں اپنے اندر اس عہدے کی صلاحیت نہیں پاتا۔ خلیفہ نے کہا کہ آپ جھوٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر ایک جھوٹے کو یہ عہدہ تفویض نہیں کیا جا سکتا اور اگر میرا قول سچا ہے تو جس میں قاضی ہونے کی صلاحیت نہ ہو وہ خلیفہ کا نائب و قاضی کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد خلیفہ نے حضرت مشعر کو عہدہ قبول کرنے کو کہا لیکن وہ پاگل بن گئے تھے دوڑ کر خلیفہ کا ہاتھ پکڑا اور بیوی بچوں کی خیریت معلوم کرنے لگے۔ چنانچہ خلیفہ نے دیوانہ سمجھ کر ان کو بھی چھوڑ دیا۔ لیکن جب حضرت شریح سے اصرار کیا تو انہوں نے یہ عہدہ قبول کر لیا لیکن امام ابو حنیفہ نے تمام عمر ان سے ملاقات نہیں کی۔

بصیرت: کچھ بچے گیند کھیل رہے تھے اور گیند اتفاق سے امام ابو حنیفہ کی مجلس میں آپ ہی کے سامنے آگری اور بچوں میں سے خوف کے مارے کسی میں ہمت نہ ہوئی کہ آپ کے سامنے سے گیند اٹھا لے لیکن ایک لڑکے نے بھاگ کر آپ کے سامنے سے جب گیند اٹھائی تو آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا حرامی ہے، کیونکہ اس میں حیا کا مادہ نہیں ہے اور جب معلومات کی گئیں تو پتہ چلا کہ واقعی وہ لڑکا حرامی ہے۔

ایک شخص آپ کا قرض دار تھا اور اسی کے علاقہ میں موت واقع ہو گئی اور جب امام ابو حنیفہ" نماز جنازہ